ضلع بندرگاہ کے ۱۹ ساحلی نمبر کو سمندری تجارت کے لیے بند کر دیا گیا، ماہی گیروں کو متبادل راستے اختیار کرنے کی ہدایت

ڈیجیٹل پیمائش کے ذریعے ساحلی حدود کا از سرِ نو تعین، ۷ ہزار کشتیاں متاثر، ماہی گیر تنظیموں کا احتجاج

بندرگاہ (نمائندہ) ضلع بندرگاہ کے ۱۹ ساحلی نمبر سمندری تجارت کے لیے بند کر دیے گئے ہیں۔ ضلعی کلکٹریٹ کے مطابق یہ فیصلہ ڈیجیٹل پیمائش کے ذریعے ساحلی حدود کا از سرِ نو تعین کرنے کے بعد کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں ۷ ہزار کشتیاں متاثر ہوں گی اور ماہی گیر تنظیموں نے احتجاج کا اعلان کر دیا ہے۔

ضلعی کلکٹر ڈاکٹر نسرین جلال نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پرانے نقشے 1987 کے ہیں اور ان میں کئی ساحلی نمبر ریت کے ٹیلوں یا دلدلی زمین میں درج ہیں جو اب موجود نہیں۔ ان کے مطابق نئی پیمائش میں ہر نمبر کا طول و عرض سیٹلائٹ تصاویر اور زمینی نشانات سے ملایا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بند نمبر کو دوبارہ کھولنے کا عمل ایک ماہ میں مکمل ہوگا۔

ماہی گیر تنظیموں کے مطابق یہ فیصلہ اچانک کیا گیا اور متبادل راستے فراہم کیے بغیر نافذ کر دیا گیا۔ ماہی گیر اتحاد کے صدر یوسف بلوچ نے کہا کہ ۷ ہزار کشتیاں کراچی اور گوادر کے بندرگاہی راستے اختیار کریں گی جو ایندھن کے اخراجات میں فی کشتی اوسطاً 18 فیصد اضافہ کر دیں گے۔ ان کے مطابق چھوٹی کشتیاں اتنا فاصلہ طے کرنے کی استطاعت نہیں رکھتیں اور کئی خاندان بے روزگار ہو سکتے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر ریحانہ صدیقی نے کہا کہ ماہی گیروں کے تحفظات کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو 15 مئی تک اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی میں ماہی گیروں کے دو نمائندے، محکمۂ ماحولیات اور بندرگاہ انتظامیہ کے افسران شامل ہیں۔ کمیٹی کی سفارش پر ہی بند نمبروں کے دوبارہ کھلنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

بندرگاہ انتظامیہ کے ترجمان کے مطابق بند نمبروں پر عارضی طور پر روشنیاں اور بوئیاں نصب کی جائیں گی تاکہ رات کے وقت کشتیاں غلطی سے داخل نہ ہوں۔ ترجمان کے مطابق ایمرجنسی صورت میں کشتیوں کو پناہ دینے کے لیے دو عارضی لنگر گاہیں بھی قائم کی جائیں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ حادثات کی صورت میں ذمہ داری طے کرنے کا عمل الگ سے شروع ہوگا۔

ماہی گیر تنظیموں نے اعلان کیا ہے کہ اگر کمیٹی کی رپورٹ ان کے حق میں نہ آئی تو وہ پیر کو بندرگاہ کے مرکزی دروازے پر دھرنا دیں گی۔ ان کا کہنا ہے کہ متاثرہ کشتیوں کے مالکان بینکوں کے قرضوں کی قسطوں کے بوجھ تلے دب چکے ہیں اور فوری ریلیف کے بغیر صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔

(صفحۂ ۱ کا تسلسل)

ہے۔ ضلع کے ۱۹ ساحلی نمبروں میں سے ۱۱ کو مکمل طور پر بند کیا گیا ہے جبکہ ۸ کو جزوی طور پر کھلا رکھا گیا ہے تاکہ مقامی کشتیاں محدود فاصلے تک سفر کر سکیں۔ ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے جاری ہونے والے اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ ڈیجیٹل پیمائش کے نئے نقشوں کی بنیاد پر کیا گیا ہے جو ایک ماہ قبل مکمل کیے گئے تھے۔

ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر نسرین جلال نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پرانے نقشے 1987 کے ہیں اور ان میں کئی ساحلی نمبر ریت کے ٹیلوں یا دلدلی زمین میں درج ہیں جو اب موجود نہیں۔ ان کے مطابق نئی پیمائش میں ہر نمبر کا طول و عرض سیٹلائٹ تصاویر اور زمینی نشانات سے ملایا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بند نمبر کو دوبارہ کھولنے کا عمل ایک ماہ میں مکمل ہوگا۔

ماہی گیر تنظیموں کے مطابق یہ فیصلہ اچانک کیا گیا اور متبادل راستے فراہم کیے بغیر نافذ کر دیا گیا۔ ماہی گیر اتحاد کے صدر یوسف بلوچ نے کہا کہ ۷ ہزار کشتیاں کراچی اور گوادر کے بندرگاہی راستے اختیار کریں گی جو ایندھن کے اخراجات میں فی کشتی اوسطاً 18 فیصد اضافہ کر دیں گے۔ ان کے مطابق چھوٹی کشتیاں اتنا فاصلہ طے کرنے کی استطاعت نہیں رکھتیں اور کئی خاندان بے روزگار ہو سکتے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر ریحانہ صدیقی نے کہا کہ ماہی گیروں کے تحفظات کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو 15 مئی تک اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی میں ماہی گیروں کے دو نمائندے، محکمۂ ماحولیات اور بندرگاہ انتظامیہ کے افسران شامل ہیں۔ کمیٹی کی سفارش پر ہی بند نمبروں کے دوبارہ کھلنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ڈی سی نے کہا کہ کمیٹی کا اجلاس ہر پیر کو ہوگا اور اس میں کسی بھی متاثرہ ماہی گیر کو مدعو کیا جائے گا۔

بندرگاہ انتظامیہ کے ترجمان کے مطابق بند نمبروں پر عارضی روشنیاں اور بوئیاں نصب کی جائیں گی تاکہ رات کے وقت کشتیاں غلطی سے داخل نہ ہوں۔ ترجمان کے مطابق ایمرجنسی صورت میں کشتیوں کو پناہ دینے کے لیے دو عارضی لنگر گاہیں بھی قائم کی جائیں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ حادثات کی صورت میں ذمہ داری طے کرنے کا عمل الگ سے شروع